حضرت عمر بن عبد العزیز کا

حضرت معاویہ کو برا بھلا کہنے والے کو کوڑے مارنا

تحقیق: ابو سمیع محمد سعید عمران

ابن عساکر تاریخ دمشق میں روایت کرتے ہیں:

أخبرتنا أم البهاء فاطمة بنت محمد قالت أنا أبو الفضل الرازي أنا جعفر بن عبد الله نا محمد بن هارون نا أبو كريب نا ابن المبارك عن محمد بن مسلم عن إبراهيم بن ميسرة قال ما رأيت عمر بن عبد العزيز ضرب إنسانا قط إلا إنسانا شتم معاوية فإنه ضربه أسواطا۔

تابعی ابراہیم بن میسرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ عمر بن عبدالعزیز نے کسی شخص کو مارا ھو سوائے ایک شخص کے جس نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا تو اس شخص کو عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے کوڑے مارے۔(تاریخ بغداد 211/59)۔

تحکیم: حسن۔

اس کی سند میں مندرجہ ذیل رواۃ ہیں:

(1) **ابراہیم بن میسرۃ الطائفی**(م 132ھ): ثقہ ثبت ہیں۔

(2) **محمد بن مسلم بن سوسن الطائفی**(م 177ھ): صدوق، حسن الحدیث ہے۔

(3) **عبداللہ بن المبارک**(118-181ھ): امام، حافظ حجت، نقاد ہیں۔

(4) **محمد بن العلاء، ابو کریب**(م 248ھ): ثقہ ثبت ہیں۔

(5) **محمد بن ہارون الرویانی**:(م 307ھ): حافظ حجت ہیں، مسند الرویانی انہی کی تصنیف ہے۔

(6) **جعفر بن عبداللہ بن یعقوب**:(م 383ھ): صدوق ہیں۔

(7) **عبدالرحمان بن احمد بن الحسن بن بندار، ابوالفضل الرازی**(371-451ھ): ثقہ امام القراءت ہیں۔

(8) **فاطمہ بنت محمد بن ابی سعد البغدادی، ام البہاء**(بعد از 440۔539ھ): ثقہ شیخہ مسند ہیں۔

ان کا تفصیلی حال، احوال الرجال میں دیکھا جا سکتا ہے۔

احوال الرجال

(1) ابراہیم بن میسرۃ الطائفی[1]

روی عن : انس بن مالک، سعید بن جبیر، سعید بن الحویرث، سعید بن المسیب، طاووس بن کیسان، عبد اللہ بن معیہ، عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز، عبید بن ربیعہ، عثمان بن عبد اللہ بن الاسود، عثمان بن عبد اللہ بن اوس بن حذیفہ، عطاء بن ابو رباح، عمرو بن الشرید بن سوید الثقفی، عمرو بن شعیب، مجاہد بن جبر، محمد بن ابو سوید الطائفی، وہب بن عبد اللہ بن قارب الثقفی، یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود الثقفی۔

روی عنہ : ایوب السختیانی، بکر بن وائل، روح بن القاسم، زکریا بن اسحاق، سفیان الثوری، سفیان ابن عیینہ، شعبہ بن الحجاج، عبد الملک بن عبد العزیز ابن جریج، عثمان بن الاسود، مثنی بن الصباح، محمد بن مسلم الطائفی، معمر بن راشد، نصر بن طریف الباہلی، ابو عوانہ۔

جرح وتعدیل

سفیان بن عیینہ نے کہا کہ ثقہ مامون ہے۔ میری آنکھوں نے اس کی مثل نہیں دیکھا۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ کثیر الحدیث ہے۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

عبد اللہ بن احمد نے اپنے والد سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ ثقہ ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن شاہین نے اس کی توثیق کی ہے۔

---

1 ۔ طبقات ابن سعد 45/8 ح2412، تاریخ دارمی ص65 ح112، 111، تاریخ الکبیر 328/1 ح1031، علل احمد 402/1 ح826، 441/2 ح2920، 435/2 ح2950، ثقات العجلی 208/1 ح42، المعرفہ والتاریخ 19/2، الجرح والتعدیل 133/2 ح423، الثقات 14/4، مشاہیر علماء الامصار ص 112 ح639، ثقات ابن شاہین ص 34 ح52، تاریخ دمشق 230/7 ح526، تہذیب الکمال 221/2 ح255، سیر اعلام النبلاء 123/6، الکاشف 226/1 ح212، تذہیب التہذیب 275/1 ح256، تہذیب التہذیب 162/1 ح312، تقریب التہذیب 111/1 ح262۔

ذہبی نے کہا کہ فقیہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ پانچویں درجہ کا ثبت حافظ راوی ہے۔

(2) محمد بن مسلم بن سوسن الطائفی[2]

روی عن: ابراہیم بن میسرہ الطائفی، ایوب بن موسیٰ القرشی، صدقہ بن یزید، عبداللہ بن طاووس، عبداللہ بن عبدالرحمان بن ابی حسین، عبداللہ بن ابی نجیح، عبدربہ بن عبداللہ الشامی، عبدالملک بن جریج، عثمان بن عبداللہ بن اوس الثقفی، عمرو بن دینار، عمرو بن قتادہ۔

روی عنہ: احمد بن عبداللہ بن یونس، اسد بن موسیٰ، بشر بن السری، حبیب کاتب مالک، حفص بن عبدالرحمان البلخی، خلف بن ہشام البزار، داود بن عمرو الضبی، ذؤیب بن غمامہ السہمی، زید بن الحباب، سریج بن النعمان، سعید بن الحکم بن ابی مریم، سعید بن سلیمان الواسطی، عبداللہ بن المبارک، عبداللہ بن محمد بن ربیعہ القدامی، عبداللہ بن مسلمہ القعنبی۔

جرح وتعدیل

معروف بن واصل کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو محمد بن مسلم طائفی کے سامنے بیٹھ کر روایات لکھتے دیکھا ہے۔ انہوں نے محمد بن مسلم طائفی سے روایات نقل کی ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ جب تم ثوری کو دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور جب تم کسی عراقی کو دیکھو تو اللہ کی پناہ مانگو۔

عبدالرحمان بن مہدی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کی تحریریں مستند ہیں۔

---

2 ۔ طبقات ابن سعد 82/8ح2540، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 537/2، تاریخ دارمی ص 197 ح 721، سؤالات ابن الجنید ص 315ح170، علل احمد 189/1ح172 اور 148/2ح1829، تاریخ الکبیر 223/1ح700، المعرفۃ والتاریخ 345/1 اور 214/3، ضعفاء الکبیر 134/4ح1692، ثقات العجلی 254/2ح1648، الجرح والتعدیل 77/8ح322، الثقات 399/7، الکامل ابن عدی 292/7ح1630، تہذیب الکمال 412/26ح5604، سئیر اعلام النبلاء 157/8، الکاشف 219/2ح5151، دیوان الضعفاء ص374 ح3976، المغنی 374/2ح5984، من تکلم فیہ وہو موثق ص 469ح317، میزان الاعتدال 336/6ح8178 (اردو 339/6ح8178)، تذہیب التہذیب 281/8ح6340، تہذیب التہذیب 46/6ح7434، تقریب التہذیب 491/4ح6334۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، سفیان بن عیینہ اس سے اور اس کے والد سے بہتر ہیں، جب حفظ سے روایت کرے تو خطاء کرتا ہے اور جب کتاب سے روایت کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن الجنید نے بیان کیا کہ یحییٰ بن معین سے سوال کیا گیا کہ عمرو بن دینار میں ثبت کون ہے؟ ابن عیینہ یا محمد بن مسلم؟ تو کہا کہ ابن عیینہ عمرو بن دینار، داود بن العطار، حماد بن زید میں اس سے ثبت ہے۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

احمد بن ابی یحییٰ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

احمد بن سعد بن ابی مریم نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حنبل نے کہا کہ ضعیف ہے۔ میمونی کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ محمد بن مسلم جب اپنی تحریر کو دیکھے بغیر حدیث روایت کرتا ہے تو اس میں غلطی کر جاتا ہے، پھر امام احمد نے اسے ہر حالت میں ضعیف قرار دیا، خواہ وہ کتاب کو دیکھ کر روایت بیان کرے خواہ وہ دیکھے بغیر بیان کرے۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ ضعیف تھا۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو داود نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

نسائی نے کہا کہ یہ قوی نہیں ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ خطاء کرتا ہے۔

الساجی نے کہا کہ صدوق ہے وہم کرتا ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ اس سے غریب روایات منقول ہیں، صالح الحدیث ہے اس میں کوئی حرج نہیں، میں نے اس کی کوئی منکر روایت نہیں دیکھی۔

ذہبی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق ہے۔

(3) عبداللہ بن المبارک[3]

روی عن: ابان بن تغلب، ابان عبداللہ البجلی، ابان یزید العطار، ابراہیم بن سعد، ابراہیم بن طہمان، ابراہیم بن ابی عبلہ، ابراہیم بن عقبہ، ابراہیم بن محمد الفزاری، ابراہیم بن نافع المکی، ابراہیم بن نشیط الوعلانی، اجلح بن عبداللہ الکندی، اسامہ بن زید بن اسلم، اسامہ بن زید اللیثی، اسماعیل بن ابی خالد، اسماعیل بن عیاش، اسماعیل بن مسلم العبدی، اسماعیل بن مسلم المکی، اسود بن شیبان، افلح بن سعید القبائی، برید بن عبداللہ بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ الاشعری، بسام الصیرفی، بشیر بن المہاجر، بشیر ابی اسماعیل، ثابت بن عمارہ، ثور بن یزید الحمصی، جریر بن حازم، جعفر بن برقان، جعفر بن حیان العطاردی، حاتم بن ابی صغیرہ، حارث بن سلیمان الکندی، حبیب بن سلم العبسی، حجاج بن ارطاۃ، حرملہ بن عمران التجیبی، حریث بن السائب، حزم بن مہران، حسن بن عمرو الفقیمی، حسن بن یحییٰ البصری، حسین بن ذکوان المعلم، حسین بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب، حکم بن عبداللہ بن سعد الایلی، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، حمزہ بن حبیب الزیات، حمید الطویل، حنظلہ بن ابی سفیان الجمحی، حنظلہ السدوسی، حیوۃ بن شریح المصری، خالد بن دینار، خالد بن سعید الاموی، خالد بن طہمان، خالد بن عبدالرحمان بن بکیر السلمی، خالد الحذاء، داود بن عبدالرحمان العطار، داود بن قیس الفراء، راشد بن نجیح الحمانی، رباح بن زید الصنعانی، ربیع بن انس، ربیع بن مسلم القرشی، ربیعہ بن ابی عبدالرحمان، ربیعہ بن عثمان، رشدین بن سعد المصری، زائدہ بن قدامہ، زبیر بن سعید الہاشمی، زبیر بن عبداللہ بن ابی خالد، زکریا بن اسحاق المکی، زکریا بن ابی زائدہ، زکریا بن سلیم البصری، زہیر بن معاویہ، زیاد بن ابی مسلم، سری بن یحییٰ، سعد بن سعید الانصاری، سعدان بن سالم الایلی، سعید بن ایاس الجریری، سعید بن ابی ایوب المصری، سعید بن سنان الشیبانی، سعید بن عبدالعزیز التنوخی، سعید بن ابی عروبہ، سعید بن یزید

---

3 ۔ طبقات ابن سعد 376/9 ح 4471 (اردو 248/7)، تاریخ الدوری 2 / 328، سؤالات ابن الجنید ص 368 ح 393، ابن محرز ح 115/1 ح 556، 119/1 ح 581، علل ابن المدینی ص 102، علل احمد فہرست 228/4، تاریخ الکبیر 5 / 212 ح 679، ثقات العجلی 54/2 ح 959، المعرفہ لیعقوب 716/1، 717، 196/2، 197، 199، 757، 758، الجرح والتعدیل 179/5 ح 838، علل ابن ابی حاتم فہرست 315/7، سؤالات الآجری، سنن نسائی 250/3، الثقات 7 / 7، سنن الدارقطنی 4 / 106، الکندی 34، تاریخ بغداد 409/10 ح 5260، حلیۃ الاولیاء 162/8، تہذیب الکمال 5/16 ح 3520، سیر اعلام النبلاء 378/8، 270، الکاشف 591/1 ح 2941، تذہیب التہذیب 272/5 ح 3579، 185، تہذیب التہذیب 628/3 ح 4143، تقریب التہذیب 182/3 ح 3595)۔

القتبانی، سفیان التمار، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، سلمہ بن نبیط، سلیمان الاعمش، سلیمان التیمی، سلیمان بن المغیرہ، سلام بن ابی مطیع، شریک بن عبداللہ النخعی، شعبہ بن الحجاج، صالح بن ابی الاخضر، صالح بن صالح بن حی، صخر بن جندل البیروتی، صعق بن حزن، صفوان بن عمرو الحمصی، ضحاک بن عثمان الحزامی، طلحہ بن ابی سعید الاسکندرانی، طود بن عبدالملک القیسی، عاصم الاحول، عبداللہ بن زید بن اسلم، عبداللہ بن سعید بن ابی ہند، عبداللہ بن شوذب، عبداللہ بن عمرو بن علقمہ الکنانی، عبداللہ بن عون، عبداللہ بن لہیعہ، عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب، عبداللہ بن لاحق المکی، عبدالجبار بن عباس الشامی، عبدالحمید بن بہرام، عبدالحمید بن جعفر الانصاری، عبدالحمید بن صیفی، عبدالرحمان بن زیاد بن انعم الافریقی، عبدالرحمان بن شریح، عبدالرحمان بن عبداللہ المسعودی، عبدالرحمان بن عبید بن نسطاس، عبدالرحمان بن عمرو الاوزاعی، عبدالرحمان بن یزید بن جابر، عبدالعزیز بن ابی رواد، عبدالعزیز بن عبداللہ العمری، عبدالملک بن ابی سلیمان، عبدالملک بن الطفیل الجزری، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، عبدالملک بن عیسیٰ بن العلاء بن جاریہ الثقفی، عبیداللہ بن عبدالرحمان بن موہب، عبیداللہ بن عمر العمری، عبیداللہ بن عمر السعیدی، عتبہ بن ابی حکیم الہمدانی، عثمان بن الاسود، عکرمہ بن عمار، علی بن علی الرفاعی، علی بن المبارک، علی بن مسعدہ، عمر بن ذر، عمر بن سعید بن ابی حسین، عمر بن فروخ، عمر بن محمد بن زید العمری، عمرو بن میمون بن مہران، عمران بن زائدہ بن نشیط، عمران بن زید التغلبی، عنبسہ بن سعید الرازی، عوف الاعرابی، عون بن صالح البارقی، عیسیٰ بن طہمان، عیسیٰ بن عمر بن موسیٰ بن عبیداللہ بن معمر التیمی، عیسیٰ بن عمر الہمدانی، عیسیٰ بن یزید المروزی الازرق، عیینہ بن عبدالرحمان بن جوشن، فضیل بن غزوان، فطر بن خلیفہ، فلیح بن سلیمان، قاسم بن الفضل الحدانی، قباث بن رزین اللخمی، قیس بن الربیع، قیس بن سلیم العنبری، کہمس بن الحسن، لیث بن سعد، مالک بن انس، مالک بن مغول، مبارک بن فضالہ، مثنیٰ بن سعید القسام، مثنیٰ بن الصباح، مجالد بن سعید، مجمع بن یحییٰ الانصاری، محمد بن ابراہیم بن محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان، محمد بن اسحاق، محمد بن ثابت العبدی، محمد بن ابی حفصہ، محمد بن راشد المکحولی، محمد بن سوقہ، محمد بن عبدالرحمان بن ابی ذئب، محمد بن عجلان، محمد بن یسار المروزی، مسعر بن کدام، مصعب بن ثابت، معاویہ بن ابی مزرد، معمر بن راشد، منہال بن خلیفہ، موسیٰ بن ایوب الغافقی، موسیٰ بن عبیدہ، موسیٰ بن عقبہ، موسیٰ بن علی بن رباح، موسیٰ بن عمیر العنبری، نافع بن عمر الجمحی، ہارون بن ابراہیم الاہوازی، ہشام بن حسان، ہشام بن سعد، ہشام بن عائذ بن نصیب، ہشام بن ابی عبداللہ الدستوائی، ہشام

بن عروہ، ہشام بن الغاز، ہمام بن یحییٰ، وبر بن ابی دلیلہ ،وضاح بن عبداللہ، ورقاء بن ایاس، وہیب بن خالد، وہیب بن الورد، یحییٰ بن ایوب البجلی، یحییٰ بن ایوب المصری، یحییٰ بن حسان الفلسطینی، یحییٰ بن زرارہ بن کریم الباہلی، یحییٰ بن سعید بن حیان التیمی، یحییٰ بن سعید الانصاریٰ، یحییٰ بن عبداللہ بن موہب، یعقوب بن القعقاع، یونس بن ابی اسحاق، یونس بن نافع المروزی، یونس بن یزید الایلی، ابو بشر البصری، ابو بکر بن عبداللہ بن ابی مریم، ابو بکر بن عثمان بن سہل بن حنیف، ابو بکر بن علی بن مقدم، ابو بکر بن عیاش، ابو بکر النہشلی، ابو عبدرب الدمشقی الزاہد، ابو معن المصری، ابو مودود۔

روی عنہ : ابراہیم بن اسحاق بن عیسیٰ الطالقانی، ابراہیم بن شماس السمرقندی، ابراہیم بن عبداللہ الخلال، ابراہیم بن محمد الفزاری، ابراہیم بن مجشر، احمد بن جمیل المروزی، احمد بن حجاج المروزی، احمد بن عثمان بن ابی الطوسی المعروف بجمدویہ، احمد بن محمد بن شبویہ، احمد بن محمد بن موسیٰ السمسار، احمد بن منیع البغوی، اسماعیل بن ابان الوراق، اسماعیل بن ابراہیم الهذلی، بشر بن السری، بشر بن محمد السختیانی، بقیہ بن الولید، بکار بن الحسن بن عثمان العنبری قاضی اصبہان، تلید بن سلیمان، جعفر بن سلیمان الضبعی، حاتم الجلاب، حیان بن موسیٰ المروزی، حسن بن ربیع البورانی، حسن بن عرفہ ، حسن بن عیسیٰ بن ماسرجس مولی ابن المبارک، حسین بن الحسن المروزی، حکم بن موسیٰ القنطری، حماد بن اسامہ، خضر بن محمد بن شجاع، داود بن عبدالرحمان العطار، داود بن عمرو الضبی، رباح بن خالد الکوفی، ربیع بن نافع الحلبی، رجاء بن السندی، ذکریا بن عدی، سعید بن رحمہ المصیصی، سعید بن سلیمان الواسطی، سعید بن عمرو الاشعثی، سعید بن منصور، سعید بن یعقوب الطالقانی، سفیان الثوری، سفیان بن عبدالملک المروزی، سفیان بن عیینہ، سلمہ بن سلیمان المروزی، سلیمان بن داود الطیالسی، سلیمان بن داود الزہرانی، سلیمان بن صالح المروزی، سلیمان بن منصور البلخی، سہل بن زیاد القطان، سہل بن عثمان العسکری، سوید بن نصر الطوسانی، سلام بن سلیم الحنفی، صالح بن عبداللہ الترمذی، عباس بن رزمہ، عباس بن الولید القرشی، عبداللہ بن عثمان عبدان، عبداللہ بن عمر بن ابان الجعفی، عبداللہ بن محمد بن اسماء، عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ ، عبداللہ بن محمد النفیلی، عبداللہ بن وہب المصری، عبداللہ بن یزید المقریء، عبدالرحمان بن مہدی، عبدالرزاق بن ہمام، عبدالعزیز بن ابی رزمہ، عبدالملک بن حبیب المصیصی، عبدالوارث بن عبیداللہ العتکی، عبدہ بن سلیمان المروزی، عبدہ بن عبدالرحیم المروزی، عتاب بن زیاد، عتبہ بن عبداللہ الیحمدی، عثمان بن جبلہ بن ابی رواد العتکی، عثمان بن محمد بن ابی شیبہ ، عروہ بن مروان العرقی، عفان

بن مسلم، علی بن اسحاق السمرقندی، علی بن اسحاق المروزی، علی بن حجر المروزی، علی بن الحسن بن شقیق المروزی، علی بن الحسن النسائی، علی بن الحسین بن واقد، علی بن سعید بن مسروق الکندی، علی بن نصر الجھضمی الکبیر، عمرو بن رافع القزوینی، عمرو بن عون الواسطی، عیسیٰ بن سالم الشاشی، غسان بن الفضل السجستانی، فضالہ بن ابراھیم النسائی، فضیل بن عیاض، قاسم بن محمد بن الریان المروزی، قتیبہ بن سعید، محبوب بن موسیٰ الفراء، محمد بن آدم المصیصی، محمد بن اعین، محمد بن بکار بن الریان، محمد بن حاتم الجر جرائی، محمد بن الحسن الشیبانی، محمد بن سعید الاصبہانی، محمد بن سلیمان لوین، محمد بن سلام البیکندی، محمد بن شعیب بن شابور، محمد بن الصباح الدولابی، محمد بن الصلت الاسدی، محمد بن عبداللہ بن الزبیر الزبیری، محمد بن عبدالرحمان بن سہم الانطاکی، محمد بن عبید المحاربی، محمد بن العلاء، محمد بن عیسیٰ بن الطباع، محدم بن عیسیٰ الدامغانی، محمد بن الفضل السدوسی، محمد بن مزاحم المروزی، محمد بن مقاتل المروزی، محمد بن مکی المروزی، محمد بن خالد التمیمی، مسلم بن ابراھیم، مسیب بن واضح، معاذ بن اسد المروزی، معتمر بن سلیمان، معلیٰ بن منصور الرازی، معمر بن راشد، مغیرہ بن سلمہ المخزومی، مکی بن ابراھیم البلخی، منصور بن ابی مزاحم، موسیٰ بن اسماعیل، نعیم بن حماد الخزاعی، نوفل بن مطہر، ہارون بن معروف، ہاشم بن القاسم، ہاشم بن مخلد الثقفی، ہناد بن السری، ہیثم بن جمیل، ولید بن مسلم، وہب بن زمعہ المروزی، یحییٰ بن آدم، یحییٰ بن ایوب المقابری، یحییٰ بن سعید القطان، یحییٰ بن عبداللہ السلمی، یحییٰ بن عبدالحمید الحمانی، یحییٰ بن معین، یعقوب بن ابراھیم الدورقی، یعمر بن بشر، ابو بکر بن اصرم المروزی، ابو بکر بن عیاش۔

جرح وتعدیل

شعبہ نے کہا کہ ان کی مثل ہمارے پاس کوئی نہیں آیا۔

اسماعیل بن عیاش نے کہا کہ زمین پر ان کی مثل کوئی نہیں آیا۔

سفیان بن عیینہ نے کہا کہ جب میں صحابہؓ کے امر کی طرف دیکھتا ہوں تو انہوں عبداللہ بن مبارک سے صرف اس لئے افضل پاتا ہوں کہ انہوں نے نبی ﷺ کی صحبت اختیار کی اور ان کے ساتھ غزوات کئے۔

نعیم بن حماد نے ابن مہدی سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک ابن مبارک اور سفیان میں سے کون افضل ہے تو کہا کہ ابن مبارک۔

ابن سعد نے کہا کہ آپ ثقہ محفوظ ومامون، امام، حجت اور کثیر الحدیث ہیں۔ آپ نے بہت سی روایتیں بیان کیں اور ابواب وانواع علوم میں بہت کتابیں لکھیں جن کو قوم نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ آپ زہد وجہاد پر اشعار بھی کہا کرتے تھے۔ آپ نے عراق، شام، حجاز، مصر اور یمن کے سفر کیے وار وسیع علم کا سماع کیا۔

ابواسحاق الفزاری نے کہا کہ عبداللہ بن مبارک امام المسلمین ہیں۔

ابن الطباع نے عبدالرحمان بن مہدی کے حوالے سے بیان کیا کہ امام چار ہیں، سفیان الثوری، مالک بن انس، حماد بن زید اور عبداللہ بن مبارک۔

علی بن مدینی نے کہا کہ ثقہ ہیں۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ عبداللہ بن مبارک ثبت ثقہ تھے صحیح الحدیث عالم تھے، میں نے ان سے 10 یا11000 احادیث لکھیں۔ یحییٰ نے کہا کہ میں نے ابن مہدی کو سنا کہ عبداللہ بن مبارک ثوری کی حدیث میں عالم تھے۔ یحییٰ بن معین سے کہا گیا کہ حماد بن زید عیسیٰ بن یونس، اسماعیل بن علیہ اور عبداللہ بن مبارک صالحین تھے تو انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن مبارک کی مثل ان میں سے کوئی نہیں۔

ابن حنبل نے کہا کہ زمانے میں ابن مبارک سے زیادہ علم کا طالب کوئی نہیں تھا، انہوں نے یمن، شام بصرہ، کوفہ کی طرف سفر کئے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ثبت ہیں صالح ہیں، جامع العلم ہیں۔

ابوزرعہ نے کہا کہ عبداللہ بن مبارک کی فقاہت، سخاوت، شجاعت وغیرہ پر سب جمع ہیں۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ ثقہ امام ہیں۔

ابن ابی حاتم نے اپنی سند سے سلیمان التیمی کا قول نقل کیا کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ عرب کا فقیہ کون ہے تو انہوں نے کہا کہ سفیان الثوری، جب سفیان وفات پا گئے تو میں نے پوچھا کہ عرب کا فقیہ کون ہے تو کہا عبداللہ بن مبارک۔

نسائی نے کہا کہ میرے نزدیک سفیان کے ثبت اصحاب میں یحییٰ بن سعید القطان، پھر عبداللہ بن مبارک، پھر وکیع بن الجراح، پھر عبدالرحمان بن مہدی اور پھر ابونعیم ہیں۔

دارقطنی نے کہا کہ ثبت لوگوں میں سے ہیں۔

ذہبی نے کہا کہ امام شیخ الاسلام، عالم زمانہ، شیخ خراسان ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھوں طبقہ کے ثقہ ثبت عالم جو اہد مجاہد راوی ہیں۔

(4) محمد بن العلاء، ابو کریب[4]

روی عن: ابراہیم بن اسماعیل الیشکری، ابراہیم بن یزید بن مردانبہ، ابراہیم بن یوسف ن ابی اسحاق، اسحاق بن سلیمان الرازی، اسحاق بن منصور السلولی، اسماعیل بن ابراہیم التیمی، اسماعیل بن صبیح، اسماعیل بن علیہ، اسود بن عامر شاذان، بکر بن عبدالرحمان القاضی، بکر بن یونس بن بکیر، جعفر بن عون، حاتم بن اسماعیل، حسین بن علی الجعفی، حفص بن بغیل، حفص بن غیاث، حکام بن سلم الرازی، حماد بن اسامہ، حمید بن حماد بن خوار، خالد بن حبان الرقی، خالد بن مخلد القطوانی، خلف بن ایوب، خلاد بن یزید الجعفی، رشدین بن سعد المصری، زید بن الحباب، سعید بن شرحبیل، سفیان بن عقبہ، سفیان بن عیینہ، سوید بن عمرو الکلبی، شعیب بن اسحاق الدمشقی، صیفی بن ربعی، طلق بن غنام النخعی، عائذ بن حبیب، عباءۃ بن کلیب، عبداللہ بن الاجلح، عبداللہ بن ادریس، عبداللہ بن اسماعیل الکوفی، عبداللہ بن المبارک، عبداللہ بن نمیر، عبدالحمید بن عبدالرحمان الحمانی، عبدالرحمان بن محمد المحاربی، عبدالرحیم بن سلیمان، عبدالرحیم بن عبدالرحمان بن محمد المحاربی، عبدہ بن سلیمان، عبیداللہ الاشجعی، عبید بن سعید الاموی، عثمان بن سعید بن مرہ المری، عثمان بن سعید الزیات، عثمان بن ناجیہ، عمر بن عبید الطنافسی، قبیصہ بن لیث، محمد بن بشر العبدی، محمد بن الصلت الاسدی، محمد بن ابی عبیدہ بن معن المسعودی، محمد بن فضیل بن غزوان، مختار بن غسان التمار، مروان بن معاویہ الفزاری، مزاحم بن ذواد بن علبہ، مصعب بن المقدام، معاویہ بن ہشام القصار، معتمر بن سلیمان، ہشیم بن بشیر، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن آدم، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، یحییٰ بن عبدالرحمان الارحبی، یحییٰ بن یعلیٰ المحاربی، یحییٰ بن یمان، یونس بن بکیر، ابو بکر بن عیاش، ابو خالد الاحمر، ابو معاویہ الضریر۔

---

4 ۔ طبقات ابن سعد 539/8ح3634، تاریخ الکبیر 205/1ح644، سؤالات الآجری 253/2ح1758، المعرفہ والتاریخ 218/2، الجرح والتعدیل 52/8ح239، الثقات 105/9، علل دارقطنی 176/1، معجم المشتمل ص 266ح931، تہذیب الکمال 243/26ح5529، سیر اعلام النبلاء 394/11، تذکرۃ الحفاظ 497/2، الکاشف 208/2ح5100، تذہیب التہذیب 247/8ح6265، الوافی بالوفیات 74/4ح1583، تہذیب التہذیب 781/5ح7339، تقریب التہذیب 463/4ح6244۔

روی عنہ: تمام جماعت، ابراہیم بن معقل النسفی، احمد بن اسحاق بن بہلول التنوخی، احمد بن علی بن سعید القاضی، احمد بن علی المثنی الموصلی، احمد بن محمد بن الازہر، احمد بن یحیٰی بن زہیر التستری، اسحاق بن ابراہیم بن نصر البشتی، اسحاق بن ابی عمران الاسفرایینی، بدر بن الہیثم القاضی، بقی بن مخلد، جعفر بن احمد بن سنان القطان، جعفر بن محمد الفریابی، حسن بن سفیان النسائی، حسین بن محمد الحرانی، حمدان بن غارم البخاری، زکریا بن یحیٰی السجزی، شعیب بن محمد الذراع، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن زیدان بن بریدالبجلی، عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، عبدالرحمان بن یوسف بن خراش، عثمان بن خرزاذ الانطاکی، علی بن محمد بن ہارون الحمیری، قاسم بن زکریا المطرز، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن اسحاق الثقفی السراج، محمد بن عبداللہ الحضرمی، محمد بن القاسم بن زکریا المحاربی، محمد بن ہارون الرویانی، محمد بن یحیٰی الذہلی، موسیٰ بن اسحاق بن موسیٰ الانصاری، یعقوب بن غیلان العمانی، ابوحاتم رازی، ابوزرعہ رازی۔

جرح وتعدیل

ابراہیم بن ابوطالب نے کہا کہ مجھ سے محمد بن یحییٰ نے کہا کہ عراق میں حافظ حدیث کون ہے تو میں نے ان سے کہا کہ ابن حنبل کے بعد میں نے ابوکریب جیسا نہیں دیکھا۔

عبدالرحمان بن ابی حاتم نے اپنے والد سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ صدوق ہے۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، ایک موقع پر کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

دارقطنی نے کہا کہ طلق بن غنام سے زیادہ حافظ اور ثبت ہے۔

ذہبی نے کہا کہ حافظ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا ثقہ حافظ راوی ہے۔

اس کی وفات 248ھجری میں ہوئی۔

(5) **محمد بن ہارون الرویانی**[5]

مسند الرویانی کے مصنف ہیں۔

انہوں نے ابو ربیع الزہرانی، ابو اسحاق بن شاہین، محمد بن العلاء، محمد بن حمید الرازی، عمرو بن علی الفلاس، یحییٰ بن حکیم المقوم، ابو زرعہ رازی، ابن وارہ وغیرہ سے روایت لی ہے۔ ان سے ابو بکر الاسماعیل، ابراہیم بن احمد القرمیسینی، جعفر بن عبد اللہ بن فناکی وغیرہ نے روایت لی ہے۔

ابو یعلیٰ خلیلی نے ان کی توثیق کی ہے۔

ذہبی نے کہا کہ امام حافظ ثقہ ہے، صاحب المسند ہے۔

(6) **جعفر بن عبد اللہ بن یعقوب الفناکی**[6]

مسند الرویانی کے راوی ہیں۔

ان سے لالکائی، عبد الرحمان بن بندار وغیرہ نے روایت لی ہے۔

خلیلی نے کہا کہ حسن دیانت اور وصف وعدالت والے ہیں۔

(7) **عبد الرحمان بن احمد بن الحسن بن بندار، ابو الفضل الرازی**[7]

انہوں نے احمد بن فراس، علی بن جعفر السیروانی، ابو العباس بن بندار، جعفر بن فناکی، ابو الحسن الرفاء، عبد الوہاب الکلابی، ابو عبد اللہ بن مندہ وغیرہ سے روایت لی ہے۔ ان سے روایت لینے والوں میں المستغفری، ابو بکر الخطیب بغدادی، ابو صالح الموذن، نصر بن محمد الشیرازی، ابو علی الحداد، محمد بن عبد الواحد الدقاق، حسین بن عبد الملک الخلال، ابو سہل بن سعدویہ اور فاطمہ بنت البغدادی شامل ہیں۔

---

5 ۔ طبقات علماء الحدیث2/470ح723 ،سیر اعلام النبلاء 14/507،تذکرۃ الحفاظ 2/752، العبر2/135، الوافی بالوفیات 5/99ح2166۔

6 ۔العبر3/23،سیر اعلام النبلاء16/430،الوافی بالوفیات11/86ح2829۔

7 ۔سیر اعلام النبلاء18/135،تذکرۃ الحفاظ3/ح1128،معرفۃ القراء الکبار2/795ح509۔

عبد الغافر بن اسماعیل نے کہا کہ ثقہ جوال اور قراءت کے امام ہیں۔

یحییٰ بن مندہ نے کہا کہ جماعت پر قراءت کرتے تھے اور ان سے احادیث بیان کی گئی ہیں۔

سمعانی نے کہا کہ مقریءفاضل، کثیر التصانیف، حسن السیرۃ، زاہد عابد تھا۔

ذہبی نے کہا کہ امام القدوۃ، شیخ الاسلام مقریء ہے۔

(8) **فاطمہ بنت البغدادی**[8]

انہوں نے احمد بن محمود الثقفی، ابراہیم بن منصور سبط بحرویہ، عبدالرحمان بن احمد الرازی، سعید بن ابی سعید العیار وغیرہ سے روایت لی ہے۔ان سے روایت لینے والوں میں السمعانی، ابن عساکر، ابوموسیٰ المدینی، محمد بن ابی طالب بن شہریار، عبداللطیف بن محمد الخوارزی، محمد بن محمد الرارانی، جعفر بن محمد آیوسان اور داود بن معمر وغیرہ نے روایت لی ہے۔

سمعانی نے کہا کہ شیخہ معمر اور مسند ہیں، صالح پردہ دار خاتون اور کثیر الحدیث ہیں۔انہوں نے ابوالفضل الرازی از فناکی، محمد بن ہارون الرویانی کے جزء کا سماع کیا ہے۔

ابوموسیٰ المدینی کہتے ہیں کہ ان کی وفات 539 ھجری میں ہوئی اور اس وقت ان کی عمر قریب 94 سال تھی۔

ذہبی کہتے ہیں کہ شیخہ عالمہ واعظہ صالحہ ہیں، اصفہان کی مسند ہیں۔

ان کی پیدائش 440 ھجری کے بعد ہوئی۔

----واللہ اعلم---

برائے رابطہ و سوالات:saeedimranx2@gmail.com

0336-1519659

8 ۔ معجم الشیوخ السمعانی ص1913ح1431، التحبیر 2/432ح1189، سیر اعلام النبلاء 148/20، العبر 109/4۔